الحمد للہ کہ رسالہ تسویت الخاتمین علیہما السلام

مصنفہ، حضرت بندگمیاں سید قاسم مجتہد گروہ مہدویہ

موسوم

بالقسطاس المستقیم

مترجم و محشی

منجانب جماعت مقلدین اہل چمن پٹن

(نقل مطابق اصل ہے)

باھتمام

دارالاشاعت کتب سلف صالحین جمعیۃ مہدویہ

دائرہ زمستان پور، مشیرآباد، حیدرآباد ۵۰۰۰۲۰

معاونین کو بلاہدیہ

قیمت (......)

(ربیع الاول ۱۴۱۷ھ)

التماس

معزز ناظرین سے التماس ہے کہ اس زمانہ میں اشاعت کتب مذہبی کی جیسی کچھ ضرورت ہے مخفی نہیں ایک عرصہ سے خیال تھا کہ رسالہ تسویت خاتمین علیہما السلام کی اشاعت ہو کیونکہ عرصہ، دراز سے خصوصاً عقیدہ، تسویت میں بہت کچھ اختلاف پیدا ہوگیا ہے ۔ اختلاف محض اس واسطے ہے کہ عقائد میں ذاتی آراء وقیاسات بھی دخیل ہوگئے جس سے عوام الناس میں بے حد پریشانیاں پھیل گئیں ۔ اور اتفاق سے نوبت باہمی نفاق تک پہنچ گئی حالانکہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ در اتفاق نصرت دین است ۔ اس مسئلہ میں صحیح اور درست عقیدہ رکھنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہے کہ حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ علیہ الرحمۃ کا رسالہ تسویت خاتمین علیہما السلام ارباب قوم کے ہمیشہ پیش نظر رہے ۔ گروہ مہدویہ میں کوئی ایسا خاندان نہیں ہے جو حضرتؒ کا بہرہ یاب نہ ہو اور اگر بعض خاندان حضرتؒ کے بہرہ میں نہ ہوں تو اس رسالہ کے حجج واستدلالات جو اجماع صحابہ وآیات قرآنی اور بیان رسولؐ و مہدیؑ پر مبنی ہیں جس سے کسی خاندان کو تعرض کرنے کی گنجائش نہیں اس رسالہ شریفہ کو حضرت فقیر سید دلاور صاحب نے متعدد رسالوں سے صحیح کر کے ہم کو عنایت کیا اور ضروری حواشی اور ترجمہ میں بھی مدد دی تاکہ اردو داں احباب بھی اس سے فائدہ اٹھائیں ۔

جماعت مقلدین اہل چن پٹن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله علی نوالہ (۱) والصلوٰۃ علی محمد والہ (۲)
بداں اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین کہ اتفاق (۳)
اصحاب حضرت میراں علیہ السلام ایں است کہ
محمد ومہدی یک ذات اند
موصوف بجمیع صفات اند
مومناں دریافتند کور دلاں نشناختند
وقرار دادند کہ تعریف ایشاں چناں است
کہ یکذات و دو زماں یکذات و دو مظہر

تمام تعریف ثابت ہے اللہ کیلئے اسکی بخشش پر اور
رحمت کاملہ نازل ہو محمد پر اور آپکی آل (مہدیؑ) پر جان تجھ کو
اللہ تعالیٰ دو جہاں میں نیکبخت کرے کہ حضرت میراں
علیہ السلام کے تمام اصحاب کا اتفاق (اجماع) یہ ہیکہ
محمدؐ اور مہدیؑ یکذات ہیں اور تمام صفتوں سے موصوف ہیں
مومنوں نے (اس بات کو) جان لیا کور باطنوں نے نہ پہچانا
اور (صحابہؓ نے) انکی (نبیؐ مہدیؑ کی) تعریف اسطرح مقرر فرمائی
کہ ایک ذات اور دو زمانے ۔ ایکذات اور دو مظہر ایک

(۱) بمقتضائے حال نوال سے مراد ہدایت صراط مستقیم اور عطای اعتقاد درست لیجائے تو یہ معنی ہونگے خدا کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم کو صراط مستقیم (دین مہدیؑ) اور اعتقاد درست (تسویت) کی ہدایت فرمائی ۔

(۲) مصنفؒ نے صلوۃ کے بعد صراحتاً مہدیؑ کا ذکر نہیں فرمایا، الہ پر اکتفا فرمایا اس لئے کہ یہاں آل سے مراد خاص حضرت مہدی موعودؑ کی ذات ہے چونکہ آپ کی ذات اکمل افراد ال ہے لہذا اس مقام پر حضرتؑ کی ذات مراد لینی ایک امر واقعی ہے اور نزول صلوۃ میں جو حکم معطوف علیہ کا ہے وہی حکم معطوف کا ہے ۔

(۳) جب مسئلہ تسویت پر اجماع صحابہؓ ہوگیا تو یہ امر شرعاً ثابت ہوگیا یعنی تسویت خاتمین علیہ السلام ازروئے شرع ثابت اور تسویت کا منکر کافر ہے یکذات اند کے جملہ سے یہ ثابت ہے کہ محمدؐ اور مہدیؑ کی حقیقت ایک ہے اور موصوف بجمیع صفات اند کے جملہ سے تمام مراتب شریعت طریقت حقیقت معرفت میں ہر دو خاتمین علیہما السلام کا برابر ہونا ثابت ہے یعنی جن صفات سے کہ محمدؐ موصوف ہیں ان تمام صفات سے مہدیؑ بھی متصف ہیں کیونکہ حضرت مہدیؑ بھی منجانب اللہ خلق کو اپنا کرنے والی ادعی الی اللہ اور خلق پر مثل پیغمبروں کے اللہ کی حجت ہیں مگر مدعی نبوت نہیں مدعی بصفت ہونا اور بات ہے اور موصوف بصفت ہونا اور بات مثلاً آنحضرتؐ جس طرح صفتِ ولایت سے متصف ہونے کے باوجود مدعی ولایت نہیں اسی طرح خاتم ولایت محمدی سید محمد مہدی صفت نبوت سے موصوف ہونے کے باوجود مدعی نبوت نہیں

یک کتاب و دو نزول و حضرت میراں علیہ السلام (۱)

زیر آیتہ سبحان اللہ وما انا من المشرکین فرمودند خدا پاک است و ماہر دو از جملہ مشرکاں نہ ایم (۲) - ایں دلایل محکمات برکمال تسویت است ونقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر جاکہ ذکر مصطفی صلعم ہست آنجا ذکر بندہ نیز ہست - یعنی ہر دو یکذات اند

ونقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند آنجا سرتا پا ولایت بود اما رسول خدا باظہار آں مامور نہ بودند بندہ مامور است (۳) وفرمودند کہ آنجاہم بیواسطہ فرمان حق تعالی بود (۴) اما پیغمبر علیہ السلام بر دعوی آں مامور نبودند وایںجاہم جبرئیل است اما دعوی جبرئیل نیست وفرمودند میان محمد وخدا ہر کہ گمان پردہء

کتاب (قرآں) اور دو نزول اور حضرت میراںؑ نے

آیۂ " سبحان اللہ الخ " کے معنی یہ فرمایا کہ خدا پاک ہے اور ہم (نبیؐ اور مہدیؑ) دونوں مشرکوں سے نہیں ہیں - یہ دلائل محکمات (اجماع آیت اور بیان مہدیؑ) کمال تسویت پر دال ہیں اور منقول ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ جہاں (قرآنمیں) مصطفیؐ کا ذکر ہے وہاں بندہ کا بھی ذکر ہے یعنی ہر دو ایکذات ہیں

اور منقول ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ وہاں (نبیؐ میں) سرتا پا ولایت تھی مگر رسولؐ خدا اسکے اظہار پر مامور نہ تھے بندہ مامور ہے اور فرمایا کہ وہاں بھی بلاواسطہ (جبرئیلؑ) فرماں حق تعالیٰ تھا لیکن پیغمبرؐ بے واسطگی کے دعوی پر مامور نہ تھے اور یہاں بھی جبرئیلؑ ہیں مگر جبرئیلؑ کا دعوی نہیں اور فرمایا کہ جو کوئی خدا اور رسول خدا کے درمیان

---

(۱) مصنفؒ کو یہاں سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ صحابہؓ نے اس اعتقاد کو بیان مہدیؑ سے اخذ کیا ہے اور مہدیؑ نے قرآن سے بیان فرمایا ہے

(۲) یہاں بیان مہدیؑ سے از روئے نص کے مساوات ثابت ہے

(۳) مخفی تر ہے کہ جہاں ذکر پاک محمدؐ کا ہے وہی ذکر بعینہ محمد مہدیؑ کا ہے اس لئے مہدیؑ نے بھی اسی تنزیل کے ذریعہ کچھ دن بعد تجدید دین فرمائی اور جہاں کہیں حضرت مہدیؑ کی نقل مبارک سے تسویت ثابت ہوتی ہے وہ شرعاً تسویت ہے کیونکہ مہدیؑ کا ہر ایک کلام شریعت ہے چنانچہ حضرت مجتہد گروہ رحمۃ اللہ نے ماہیۃ تقلید میں حضرت میاں عبدالمجید مہاجرؒ کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ ہرچہ میراں علیہ السلام فرمودند شریعت ہماں است یعنی جو کچھ کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا شریعت وہی ہے -

(۴) چنانچہ محدثین ومفسرین نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ سورہ بقر کی آخری آیتیں یعنی امن الرسول سے ختم سورہ تک اور نماز پنجگانہ شب معراج میں بے واسطہ جبرئیلؑ اور آنحضرتؐ کو عطا ہوئیں -

(۱)طرفة العین کند زیاں کار باشد وہمچناں فی حق المہدی علیہ السلام باتفاق قومہ قولہ تعالی عسیٰ (۲) ان یبعثک ربک مقاما محمودا ۔ ای مقام الولایة فھو المہدی وفی المقصد الاقصیٰ در بیان حدیث نبوی اول ما خلق اللہ نوری اول ما خلق اللہ روحی گفتہ ۔ جوہر اول کہ روح محمد است دو وجہ دارد آں وجہ کہ فیض از حقتعالی گیرونامش ولایت است وآں وجہ کہ فیض بخلق میرساند نامش نبوت است ۔ واز سعد الدین حموی نقل کردہ جوہر اول راکہ حقیقت ذاتِ مطصفیٰ است دو طرف مظہر باید مظہریکہ ختم نبوتش بدو شودو مظہریکہ ختم ولایتش بروشود وایں مظہر است

پلک مارنے کے برابر دیر کی جدائی کا بھی گمان کرے تو زیانکار ہوگا اور صحابہ مہدی کے اتفاق سے مہدی ؑ کی شان بھی ایسی ہی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ پہنچادے مجھکو (اے پیغمبر) تیرا پروردگار مقام محمود کو یعنی مقام ولایت کو پس وہ مہدی ؑ ہے اور کتاب مقصد اقصیٰ میں حدیث اول ما الخلق الخ سب سے پہلے وہ چیز جسکو اللہ نے پیدا کیا وہ میرا نور اور میری روح ہے کے بیان میں کہا ہے کہ جوہر اول جو محمد ؐ کی روح پاک ہے دو وجہ رکھتی ہے وہ وجہ جو حق تعالیٰ سے فیض حاصل کرتی ہے اس کا نام ولایت ہے اور وہ وجہ جو خلق کو فیض پہنچاتی ہے اس کا نام نبوت ہے اور سعد الدین حموی سے منقول ہے کہ جوہر اول کے لئے جو ذات مصطفیٰ کی حقیقت ہے دو طرف مظہر چاہیے ایک وہ مظہر کہ جسپر نبوت ختم ہو اور دوسرا وہ مظہر کہ جس پر ولایت ختم ہو اور یہ (دوسرا) وہ مظہر

(۱) حضرت مہدی ؑ کا یہ فرمان آپ کے فرمان ہذا آنجا سر تا پا ولایت بود ۔ آنجا ہم بیواسطہ فرمان حق تعالیٰ بود کی تصریح ہے یعنی خدا اور محمد ؐ کے درمیان طرفة العین کا بھی حجاب نہ ہونا یہی سر تا پا ولایت کے معنی میں اور بلا واسطگی کا بھی یہی منشار ہے ۔

(۲) حضرت مجتہد گروہؒ نے اس آیۃ کو تسویت کے ثبوت میں پیش فرمایا ہے اس کا بیان یہ ہے کہ اس آیۃ میں مقام محمود سے مراد مقام ولایت ہے ۔ یہ بات اس کے پاس مسلم ہے اور یہ بھی محقق ہے کہ مہدیؑ چونکہ خاتم ولایۃ محمدیؐ ہے اس لئے وارث مقام محمود ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ دونو ذات کا ایک ہی مقام ہے ۔

که او را مهدی گویند و صاحب فرمان و صاحب زمان (۱) نامندوا وسلطان سلاطین اولیاء واصفیا است وفیض همه اولیاء وانبیاء جزء (۲) فیض اوست ازینجا هم روشن شدکه این هر دو مقام یکذات اند - وقوله علیه السلام اذکرکم الله فی اهل بیتی . وقال ابن الاعرابی فی الفصوص وشارحه فی النصوص الرسل کلهم یاخذون العلم من خاتم الرسل وخاتم الرسل یاخذمن باطنه من حیث انه خاتم الاولیاء لکن لایظهره لان وصف الرسالة یمنعه فاذاظهر باطنه من صورة خاتم اولیاء یظهره وازمثل این دلائل مدعا از مذهب تناسخ (۳) نیست مگر چنیں دلالتها بر نہایت

ہیکہ جسکو مہدیؑ کہتے ہیں اور صاحب فرمان اور صاحب زماں بھی کہتے ہیں اور وہ سلاطین اولیاء واصفیاء کا سلطان ہے اور تمام اولیاء وانبیاء کا فیض اس کے فیض کا ایک جزء ہے یہاں بھی ظاہر ہوگیا ہے کہ یہ دونو مقام (نبوت ولایت) ایک ہی ذات کے ہیں اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنی اہل بیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں اور ابن اعرابی نے فصوص میں اور شارح فصوص نے نصوص میں بیان کیا ہے کہ تمام رسول خاتم رسل سے علم حاصل کرتے ہیں اور خاتم رسلؐ اپنے باطن سے علم حاصل کرتا ہے اس حیثیت سے کہ وہ (باطن) خاتم الاولیاء ہے مگر اس (امر ولایت) کو ظاہر نہیں فرمایا اس لئے کہ وصف رسالت اس کے اظہار کا مانع ہے پس جبکہ آپکا باطن خاتم الاولیاء کی صورت میں ظہور کریگا تو اسکو ظاہر کردیگا اور اس قسم کے دلائل (تسویت) سے مذہب تناسخ مقصود نہیں مگر ایسی

---

(۱) حضرت مجتہد گروہؓ نے صاحب فرمان کے معنی اپنے ایک دوسرے رسالے میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ صاحب فرمان اس کو کہتے ہیں کہ بجز خدائے تعالیٰ کچھ قبول نہ کرے اور اس کے ہر قول و فعل کا تعلق خدا کے فرمان سے ہوا - اس پر یہ سوال آتا تھا کہ حضرت مہدیؑ نے تو خود کو تابع رسولؐ اللہ فرمایا ہے پس اس لحاظ سے آپ تابع فرمان ہوے نہ کہ صاحب فرمان تو پھر تسویت کیسی - حضرت مجتہد گروہؓ نے اس کا جواب اس طرح فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کی تبعیت ایسی نہیں ہے جیسی کہ ابوبکرؓ کی تبعیت ہے بلکہ یہ تبعیت ایسی ہے جیسی کہ رسول اللہؐ کی تبعیت ابراہیمؑ کیساتھ ہے یعنی جس طرح رسول اللہؐ نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے ابراہیمؑ کی اتباع کی اسی طرح مہدیؑ نے بھی خدائے تعالیٰ کے حکم سے رسولؐ کی اتباع کی چنانچہ حضرت مہدیؑ کو یہ حکم ہوا کہ **قل انی عبدالله تابع محمد رسول الله** الیس لفظ قل صاف بتلا رہا ہے کہ مہدیؑ حکم خدا سے تابع رسولؐ ہیں جیسا کہ رسولؐ اللہ حکم خدا سے تابع ابراہیمؑ تھے پس یہ تبعیت عین اتباع خدا ہے اور جیسا کہ رسول اللہؐ کا ملت ابراہیمؑ کے تابع ہونا آپ کی افضلیت کا مانع نہیں اسی طرح مہدیؑ کا رسولؐ کے تباع ہونا آپ کی مساوات کا منافی نہیں انتہی اور صاحب تیسیر نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہؐ کو ملت ابراہیمؑ کی اتباع کا حکم اس لئے ہوا کہ آپ ابراہیمؑ کے بعد مبعوث ہوئے نہ اس لئے کہ آپ ان سے مرتبہ میں کم تھے انتہی اسی طرح حضرت مہدیؑ کو حضرت رسولؐ کی اتباع کا حکم اسلیئے ہوا کہ آپ حضرت رسولؐ کے بعد نصرت دین کے لئے مبعوث ہوئے نہ اس لئے آپ مرتبہ میں کم تھے پس اس سے ثابت ہوا کہ آپ کا تابع ہونا تسویت کا مانع نہیں (۱۲)

(۲) محمود تبریزیؒ نے مہدیؑ کی شان میں فرمایا ہے کہ وجود اولیاء او را چو عضو اند که او کل است وایشاں ہمچو جزء اند

(۳) حسین بن معین جنیدیؒ کی کتاب تاریخ میں مفارقت روح از بدن کے فتح میں تحریر فرمایا ہے کہ صوفیہ کے بعض اقوال سے رنگ تناسخ معلوم ہوتا ہے حالانکہ یہ طائفہ اس بات سے کوسوں دور ہے البتہ بروز کا قائل ہے انتہی اور حضرت نور بخش قدس سرہ نے تناسخ و بروز میں اس طرح فرق بتایا ہے کہ تناسخ کا معنی یہ ہے کہ روح جب جسم سے علحدہ ہو تو ایسے جنین میں جا پہنچے جو اس وقت روح کے قابل تھا اور اس مفارقت واتصال کے درمیان فصل نہ ہو اور بروز کا معنی یہ ہے کہ کاملین کی ارواح سے کوئی ایک روح کسی زندہ کامل پر اپنا فیضان اس طرح کرے کہ جیسا تجلیات کا فیضان ہوتا ہے اور زندہ کامل اس روح کا مظہر بن جائے اور بے اختیار کہدے کہ میں وہی ہوں انتہی لہذا حضرت مجتہد گروہؓ نے فرمایا کہ ہمارے ان بیانات سے کہیں یہ نہ سمجھنا کہ تناسخ مراد ہے بلکہ اس سے بروز و ظہور مراد ہے اور تناسخ سے تو ہم کوسوں دور ہیں

تسویت است چنانکہ گونی کانہ ہو
وچندیں یگانگی ویکتائی بواسطۂ کمال
برابری ایشاں داشتہ اند بدنیجہت آں یکتائی
دلیل برکمال تسویت ایشاں باشد
وعلیہ الاتفاق فھی صار کالمحکمات
پس ناچار ہریک دلیل کم وبیش رابدیں
احکام موافق باید کردد بداندکہ شرف پیغمبر
علیہ السلام بواسطۂ کمال قرب حقتعالی است
آں ولایت محمدیست ایضا ولایت راذات (۱)
ہم میگویند بدنیجہت ولایت مصطفی
ذات مصطفی است و حضرت میراںؑ

دلالتیں نہایت تسویت پر دال ہیں جیسا کہ کہے تو یہ شئی
بعینہٖ وہی ہے اور اسقدر یگانگی اور یکتائی (کا اعتقاد)
انکی کمال برابری کی وجہ سے قائم فرمایا ہے اسی سبب سے
وہ یکتائی کمال برابری کی دلیل ہے اور اسی پر اتفاق
ہے پس یہ مسئلہ محکمات سے ہوگیا پس ناچار
ہر ایک دلیل کم وبیش کو ان احکام (متفق علیہ)
سے موافق کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ پیغمبرؐ
کو شرف بسبب کمال و قریب حق تعالیٰ کے ہے
وہی ولایت محمدی ہے نیز ولایت کو ذات
بھی کہتے ہیں اس جہت سے مصطفیٰ کی
ولایت مصطفیٰ کی ذات ہے اور حضرت میراںؑ نے

(۱) یہ دلیل مساوات منطقی اور عقلی ہے جس کا بیان یہ ہے کہ ولایتِ مصطفیٰؐ ذات مصطفیٰؐ ہے اور ذات مہدیؑ ولایت مصطفیٰؐ ہے نتیجہ یہ نکلا کہ ذات مصطفیٰ ذات مہدیؑ ہے صغریٰ کا ثبوت خود مصنف نے فرمادیا ہے کہ ولایت راذات، ہم میگویند یعنی اصطلاح صوفیہ میں ولایت کو ذات بھی کہتے ہیں اور کبریٰ کا ثبوت مخبر صادق کا بیان ہے پس نتیجہ صادق اور ثابت ہے اور اس سے یکتائی اور مساوات واضح ہے اور یکتائی بطور بروز ظہور ہے نہ کہ بطریق تناسخ جس کا بیان اوپر ہوچکا ہے (۱۲)

نیز ذات خود رانموده فرمودند که ایں ولایت
مصطفیٰ ؑ است وقال ؑ ارواحنا اجسادنا
اجسادنا ارواحنا [1] عبارت ازاں است
بدینجہت ثابت شدکہ آنچہ [2] شرف نبی ؑ گفتہ آید
آں ہمہ شرف مہدی باشد چراکہ مہدی ؑ خاتم آں
ولایت است ۔ وہم بداں لازم می شودکہ ہرچہ
شرف مہدی ؑ گفتہ آید آں ہمہ شرف مصطفیٰ ؑ
است چراکہ مصطفیٰ ؑ صاحب آں ولایت
است ودیگر چنانچہ مخاطب محمد ؑ است ومراد
ازاں مہدی ؑ دارند ہمچناں واجب گشت
کہ اگرچہ مخاطب مہدی باشد بجز محمد ؑ نبی ندانند
بدیں جہت ثابت شدکہ ہر دو [3] قائل ہر چند کہ
برفضل مہدی قائل شوندیانہ اینہمہ نسبت
مصطفی دارد اما نمی دانند چراکہ حقیقت و
باطن اوومحبت عشق ومعرفت وقرب

بھی اپنی ذات کو بتلاکر فرمایا کہ یہ مصطفیٰ
کی ولایت ہے اور آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ ہمارے
ارواح ہمارے اجساد ہیں اور ہمارے اجساد وہمارے ارواح
ہیں مراد اسی سے ہے ۔ اس جہت سے ثابت ہوا کہ جو کچھ
نبی ؐ کا شرف بیان کیا جائے وہ سب مہدی ؑ کا شرف ہوگا
اس لئے مہدی ؑ اس ولایت کا خاتم ہے اور اس سے
بھی لازم آتا ہے کہ جو کچھ مہدی ؑ کا شرف بیان کیا جائے
وہ سب مصطفیٰ ؐ کا شرف ہے اس لئے کہ مصطفیٰ ؐ اس ولایت کا مالک ہے
اور نیز جیسا کہ مخاطب (قرآن میں) محمد ؐ ہیں اور اس
سے مہدی ؑ مراد لیتے ہیں ۔ اسی طرح واجب ہوا کہ
اگرچہ مخاطب قرآن میں مہدی ؑ ہوں بجز محمد ؐ نبی ؐ کے
نہ جانیں اس جہت سے ثابت ہوا کہ ہر دو قائل
ہرچند کہ مہدی ؑ کے فضل پر قائل ہوں یا نہوں یہ تمام (انکار
قائل ہونا یا نہونا) نسبت مصطفیٰ ؐ سے رکھتا ہے لیکن نہیں جانتے ہیں
اس لئے کہ حقیقت آپ کی باطن محبت عشق معرفت اور قرب

(۱) یعنی حضرت مہدی ؑ نے جو اپنی ذات کو ولایت مصطفیٰ ؐ فرمایا حضرت کا یہ فرمان ارواحنا کا بیان ہے ۔

(۲) حضرت مجتہد گروہ کا یہ فرمان فرمان سابق (پس ناچار ہریک دلیل کم وبیش را) کی صراحت ہے ۔

(۳) مراد گیرندہ یعنی مراد گیرندہ از شرف نبی شرف مہدی ؑ را ومراد گیرندہ از خطاب نبی ؐ خطاب مہدی ؑ را ۱۲

حق۔ تعالیٰ مرا وراست آنرا ولایت محمدی میگونید وخاتم المهدی الموعود علیہ السلام واگرچہ از بعضے نقول واقوال فضل نبی علیہ السلام معلوم می شود واز بعضے نقول فضل مہدی بدیں مقابلہ نیز دلیل اقوی برکمال تسویت است وحضرت میراں علیہ السلام تابعان خود فرمودند ما مشقت زیادہ می کنیم انگہ برابر (۱) اوشان باشیم بداں جہت تحقیق شدکہ بہریک

حق تعالیٰ کہ خاص آپ کے لئے ہے اسکو ولایت محمدی کہتے ہیں ۔ اور اس کے خاتم مہدی موعود علیہ السلام ہیں اور اگرچہ بعضے نقلوں اور اقوال سے نبی علیہ السلام کا فضل معلوم ہوتا ہے اور بعض نقول سے مہدی کا فضل اس مقابلہ سے بھی کمال تسویت پر دلیل قوی (قائم) ہے اور حضرت میرانعلیہ السلام نے اپنے تابعین سے فرمایا کہ چونکہ ہم زیادہ مشقت کرتے ہیں اسوقت انکے (رسول کے) برابر ہوتے ہیں اس جہت سے تحقیق ہوئی کہ

(۱) اس نقل شریف پر مصنف ہدیہ مہدویہ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ مہدیت مساوات کے لئے کافی نہیں بلکہ جزاخیر اس کی علت کا زیادت مشقت ہے اور جب کا لفظ اس بات پر دال ہے کہ ہمیشہ مشقت زیادہ نہیں ہوتی تھی پس برابری بھی اسی پر معلق تھی اور یہ بھی اس کلام سے معلوم ہوا کہ حضرت خاتم رسالت کا رتبہ مرتبہ نبوت ورسالت محضہ پر فائق ہے اور ان کے نزدیک کسبی ہے کہ جب مشقت زیادہ کرتے ہیں تو حاصل ہوجاتا ہے پس اس کے مستحق ہونے کا سبب یا شرط زیادت مشقت ہوئی اور یہ مذہب اہل ایمان کا نہیں بلکہ فلاسفہ یونان کا ہے جیسا کہ شرح مواقف میں لکھا ہے کہ نبوت ورسالت امر دہبی ہے ۔ کسبی ہونے کا اعتقاد حکما کا ہے انتہیٰ اس کا جواب یہ ہے کہ معترض نفس نبوت کے ساتھ از دیاد فضیلت کا قائل نہیں حالانکہ قولہ تعالیٰ تلک الرسول فضلنا بعضھم علی بعض سے نفس نبوت کے ساتھ بعض انبیاء کی فضیلت بعض پر ثابت ہورہی ہے اور نقل شریف سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ برابری خاتم نبوت کے لئے زیادہ مشقت کی جاتی ہے جو بالکل صحیح ہے چنانچہ حدیث شریف نحن معاشر الانبیا اشد الناس بلاء الامثل فالامثل ہم انبیاء کی جماعت ہے ہیں زیادہ سخت ہیں لوگوں سے بلامیں افضل ان کے پس افضل ہیں ان کے بلامیں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو نبی افضل ہوتے ہیں وہ بلا یعنی سختی ومشقت میں بھی سب سے زیادہ ہوتے ہیں جو تعلق مرتبہ نبوت حاصل ہونے کے بعد فضیلت کیلئے زیادت بلا وسختی کو ہے وہی تعلق حصول مرتبہ مہدیت کے بعد تسویت مرتبہ ختم نبوت کے حصول کے لئے زیادہ مشقت کو ہے ۔

(۱۲)

عمل ودلیل تفضیل نیز مراد تسویت است
وبجهت ختمیت هم برابراند زیراچه ولایت
مصطفیٰ ؑ که نهایت قرب حقتعالی است بغیر
از نبیؑ ومهدیؑ تمام نیست بداں سبب
خاتم نبی راهم خاتم ولی گفته اند و تمیز لفظ
خاتم اولیاء نیز دریں محل عیاں و بیان میشود
ایضاؑ چنانچه بواسطۂ ولایت مقید (فضیلت)
بر محمد تمام است او خاتم ولایت باشد
همچناں فضیلت مهدی بواسطۂ مقید
شدن فیض نبوت بالاتمام است
فافهم انه بین . ایضا تمثیل یک
نور در دو محل نیز چناں است که یک
بینائی در دو چشم ویک شنوائی
دردو گوش ویک سخن در دو مکتوب ویک
حکایت در دو زماں وبقرار بندگی میاںؑ

ہر اک عمل اور دلیل تفضیل سے بھی تسویت مراد ہے
اور ختمیت کے اعتبار سے بھی برابر ہیں اسلئے کہ
مصطفیٰ ؐ کی ولایت کہ حق تعالیٰ کی کامل نزدیکی ہے
نبی ؐ اور مہدی ؑ کے بغیر تمام نہیں ہے اسی وجہ
خاتم نبی کو بھی خاتم ولی کہا ہے اور خاتم اولیاء
کے لفظ کا امتیاز بھی اس مقام پر ظاہر وباہر ہو
جاتا ہے ۔ نیز جیسا کہ ولایت مقید کے واسطہ
سے محمد ؐ پر فضیلت تمام ہے بدیں بہت وہ (آنحضرت)
خاتم ولایت ہے اسی طرح مہدی ؑ کی فضیلت
فیض نبوت کے مقید ہونے کے واسطہ سے کامل
ہے پس سمجھ لے کہ یہ بات اظہر ہے ۔ نیز مثال دو
محل میں ایک نور ہونے کی بھی ایسی ہی ہے جیسی کہ
ایک بینائی دو آنکھوں میں اور ایک شنوائی
دوکانوں میں اور ایک بات دو خطوں میں اور ایک
حکایت دو زمانوں میں بندگیمیاں رضی اللہ عنہ اور

وبندگی میاں نعمتؓ کہ بر تمام قرآن عمل
در زمانۂ نبی شدہ یا در زمانہ مہدی باشد
این ہم دلیل تسویت ہر دو ذات است
ومہدی کہ تابع تام و وارث دین نبیؐ است
ازینجا بحکم المطلق ینصرف الی الفرد الکامل
وبدیگر احکامہا نیز مہدی علیہ السلام تابع تام
ووارث تمام دین پیغمبر علیہ السلام معلوم می
شود بدین جہت ہم برابر است وازنقل ملک نجنؓ (۱)
ہم تحقیق شدکہ از احکام وبیان میرانؑ
کہ امر اللہ ومراد اللہ است

بندگیمیاں نعمت رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمایا ہیکہ عمل تمام
قرآن پر یا نبی کے زمانہ میں ہوا ہے یا مہدیؑ کے زمانہ میں
ہے یہ بھی ہر دو ذات کی مساوات کی دلیل ہے
اور مہدیؑ چونکہ تابع تام اور وارث دین نبیؐ
ہے اس سبب سے اس حکم سے کہ مطلق کا معنی
فرد کامل کے لئے جاتے ہیں اور دوسرے احکام سے بھی
مہدیؑ تابع تام اور وارث تمام دین پیغمبر علیہ السلام
معلوم ہوتا ہے ۔ اس جہت سے بھی برابر ہے اور
ملک نجنؓ کی نقل سے بھی تحقیق ہوئی کہ میرانؑ کے
احکام اور بیان سے کہ امراللہ اور مراد اللہ ہے ۔

(۱) اس دلیل پر مصنف ہدیہ مہدویہ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ مہدی حضرت رسالت پناہؐ کی اولاد ہیں اور جس کو ذرا بھی ہوش وحواس ہو جانتا ہے کہ والد اور ولد کا ایک شخص ہونا محال ہے پس بالبداہت حضرت رسالت پناہ اور مہدی دو شخص ہوئے اب یہ کہنا کہ ان میں اتنی برابری پائے ہم کہ دو شخص اور دو چیزیں روا نہیں حقیقت میں کہنا ہے کہ مہدی اور رسالت پناہ میں برابری روا نہیں پس تم نے اقرار کرلیا کہ ہمارا دعوی برابری کا ناروا ہے انتہی اس کا جواب ختم الہدی سے ملخصا لکھا جاتا ہے کہ اتنی برابری دو محمدؐ کی پائے ہم کو دو شخص کو اور دو چیز کو روا نہیں لکھنے سے مطلب یہ ہے کہ دوسرے دو شخص اور دوسری دو چیزوں میں ایسی برابری روا نہیں نہ یہ کہ مہدی اور رسالت پناہ میں بھی روا نہیں اور دو محمد کے لفظ سے ظاہر ہے کہ دو مظہر ہیں پھر اس نے والد اور ولد کا ایک ہونا کہاں سے نکالا چنانچہ دہلی حضرت نظامی گنجویؒ نے فرمایا کہ

گزیں کردہ ہر دو عالم تولی — جو تو گر کسی باشد آنہم تونی

حضرت نظامیؒ نے آنحضرتؐ کی نعت کے مقام پر یہ شعر بیان فرمایا ہے ۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ (ای محمدؐ) تو دونو عالم کا مقبول ہے ۔ تجھ جیسا اگر کوئی ہو گا تو وہ بھی تو ہی ہو گا ۔ ۱۲

چنداں برابری محمدینؑ یافتیم کہ دوکس را ودر
دوچیز روانیست ودریں محل تمیز آنست
کہ اگر دوکس بودندی البتہ میاں ایشاں
چیزی فرق بودی۔ امابابد دانست کہ چوں
آں ہر دویکذات اند بداں سبب ہیچ فرق
نیست پس واجب شدکہ ہمہ نقول کم وبیش
رابدیں حکم موافق کنند۔ نقلست حضرت
میرانؑ فرمودند کہ از مہدی کسے بزرگ
نیست بجز خدائے تعالی وازمثل ایں احکام
نیز ممتنع برابری نیست مگر رفع تفضیل است
ونقل است کہ حضرت میرانؑ روزے بیان
حدیث الولایۃ افضل من النبوۃ (۱) می
کردند متعلمی گفت کہ اینجا فضل ولایت نبیؑ

ہم نے محمد نبی اور محمد مہدی میں اتنی برابری پائی
کہ (کسی) دو شخص اور دو چیز میں روا نہیں اور اس
محل میں تمیز وہ ہیکہ اگر دو شخص ہوتے تو البتہ انمیں کچھ
فرق ہوتا۔ لیکن جاننا چاہیئے کہ جب وہ
دونو ایکذات ہیں اسی لئے ان میں کچھ فرق
نہیں۔ پس واجب ہوا کہ تمام نقول کم وبیش
کو اس حکم (تساوی) سے موافق کریں منقول ہے کہ
حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ بجز خدائے تعالیٰ کے
مہدی سے کوئی بزرگ نہیں۔ اور اس قسم کے احکام
بھی برابری کے مانع نہیں مگر تفضیل کو رفع
کرتے ہیں اور منقول ہے کہ حضرت میرانؑ ایک روز
حدیث الولایۃ الخ (ولایت افضل ہے نبوت سے) کا بیان
فرما رہے تھے ایک طالبعلم نے کہا کہ یہاں نبی کی نبوت پر

(۱) مصنف ہدیہ مہدویہ نے اس حدیث شریف کے متعلق یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ حدیث رسول نہیں ہے کسی کتاب حدیث سے اس کا ثبوت ثابت نہیں ہوتا اور نہ کوئی محدث مستند یا عارف معتمد اس کے حدیث ہونے کا قائل انتہیٰ۔ اس کا جواب حضرت مصنف ختم الہدیٰؒ نے تفصیل دیا ہے اور اس حدیث کے متعلق تحریر فرماہے کہ سید محمد بن جعفر امکی جو خلفاے نصیر الدین اودھی کے ہیں اپنی کتاب بحر المعانی کے چودھویں مکتوب میں لکھے ہیں کہ خواجہ عالم فرمودہ است الولایۃ افضل من النبوۃ۔۔ (۱۲)

برنبوت نبی[2] معلوم می شود فرمودند بنده کی
می گوید کہ ولایت من برنبوت نبی[2] فاضل تر
است یا بنده رابر نبی ا افضل است یا کسی
ولی رابرهیچ نبی فضل باشد اما بنده نیز همچناں
می گوید کہ ولایت نبی رابر نبوت بنی فضل
است . اما چونکہ خاتم الولایۃ المقیدۃ المحمدیہ
مهدی موعود باشد ودر قرب حقتعالی هر دو
یکے باشند چراکہ ورائے قرب حقتعالی هیچ
شرف نیست کہ بواسطہ آں فرقی باشد
ونقل است حضرت میراں[2] فرمودند کہ هرچہ
آنجادر چهل سال داده اندانیجا درچهل
روز داده اندازیں هر دوجا نیز هر دومکان
ثابت می شوند پس دانستہ شد بہ یقین
کہ در دو مکان مکین یک است تا انچہ اورا
در مقام بنوتش بچهل سال داده اند
درمقام ولایتش بچهل روز داده شد
یعنی باطن مصطفی[2] ای قلبہ انچہ بسیر شریعت

نبی ؑ کی ولایت کا فضل معلوم ہوتا ہے فرمایا کہ
میں کب کہتا ہوں کہ میری ولایت نبی ؑ کی نبوت
پر فضیلت رکھتی ہے یا بندہ کو نبی ؑ پر فضل ہے
یا کسی ولی کو کسی نبی پر فضیلت ہے لیکن بندہ بھی
ویسا ہی کہتا ہے کہ نبی کی نبوت پر نبی کی ولایت
کو فضل ہے ۔ لیکن چونکہ ولایت مقیدہ محمدیہ
کے خاتم مہدی موعود ؑ ہیں اور قرب حق تعالیٰ میں
دونوں ایک ہیں اس لئے کہ سوائے قرب حق تعالیٰ کے
کوئی شرف نہیں ہے کہ اس کے واسطہ سے فرق ہو
اور منقول ہے کہ حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ وہاں
چالیس سال میں جو کچھ دیئے ہیں یہاں چالیس
روز میں دیئے ہیں ان دونوں مقام پر بھی
دو مکان ثابت ہوتے ہیں پس یقین کے ساتھ
جانا گیا کہ دونوں مکان میں مکین ایک ہے
اس لئے کہ آپ کو (محمد ؐ کو) آپ کے مقام نبوت میں جو
کچھ چالیس سال میں دیئے ۔ آپ ہی کے مقام
ولایت میں چالیس دن میں دیا گیا یعنی مصطفیٰ کا
باطن یعنی آپ کا قلب

درچہل سال یافتہ بسیر حقیقت

درچہل روزیافت چنانچہ گفتہ

سیر زاہد ہر دمے یک سال راہ

سیر عاشق ہر دمے تاتخت شاہ

قولہ تعالی ماکذب الفواد ما رای

دلالت برآنست - بدیں طریق ہرکہ فضل

ولایت نبی گفتہ اندفضل ولایت برنبوت

می آید نہ برنبی کہ صاحب نبوت وولایت

است ہمچناں مہدی زیراکہ پیغمبرؐ ظاہراً نبی

وباطناً ولی ہمچناں مہدی نیز ظاہراً ولی

وباطناً نبی کہ انبا کنندۂ خلق از حق تعالی

است وھو حجة اللہ علی الخلق کالانبیاء (۱)

شریعت کی سیر میں جو کچھ چالیس سال میں پایا حقیقت کی سیر میں (وہی) چالیس روز میں پایا - چنانچہ کہا گیا ہے کہ زاہد کو ہر ایک دم میں ایکسال کی راہ کی سیر میسر ہے اور عاشق کو ہر ایک دم میں شاہ کے تخت تک سیر حاصل ہے فرمان خدا ماکذب الخ (آنحضرتؐ کے دل نے جو کچھ دیکھا اس کو جھوٹ نہیں جانا) اسی پر (سیر حقیقت پر) دلالت کرتا ہے اس طریق سے نبیؐ کی ولایت کا فضل جو کچھ بیان کیا ہے وہ فضل ولایت (نبیؐ کی) نبوت پر آتا ہے نہ کہ نبیؐ پر جو نبوت اورولایت کا مالک ہے اور اسی طرح مہدی بھی (مالک ہے) اسلئے کہ پیغمبر ظاہراً نبی اور باطناً ولی ہیں اسیطرح مہدی بھی ظاہراً ولی باطناً نبی ہیں کیونکہ (مہدی) آگاہ کرنیوالا ہے خلق کو حق تعالیٰ کیطرفسے اور اللہ کی دلیل ہے خلق پر مانند انبیاء کے

(۱) مہدیؑ حجۃ اللہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ لوگوں پر اللہ تعالی نے اپنی حجت تمام کردی - حجت تمام کرنے سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ جس پر حجت تمام کی جائے پھر اس کو عذر کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے - پس خدائے تعالی نے مہدی آخرالزماں کو بھیجنے سے، ہم مہدویوں پر حجت تمام کردی کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اسلام کی غایت قرآن کا حاصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اس طرح لائی کہ، ہم کو آپ کا دعوئے قبول کرنے میں کوئی عذر باقی نہ رہاجس طرح کہ مہدی علیہ السلام کے بھیجنے سے، ہم مہدویوں پر حجت تمام کردی - اسی طرح، ہم نے جو مہدی کی تصدیق کی ہے اس سے بھی دوسروں پر حجت تمام ہوگئی کیونکہ جیسے ہم آدمی ہیں وہ ویسے ہی وہ ہیں اور جیسے حواس ہمارے ہیں ویسے ہی ان کے ہیں اور جیسی عقل ہم کو دی گئی ہے ویسی ہی ان کو دی گئی باوجود ان ساری مناسبتوں کے پھر کیا وجہ ہے کہ ہم تو تصدیق کریں اور وہ محروم رہیں - یہ دلیل نذیر احمد صاحب کی مترجم حمائل کے آخرہ سورہ حج کے فائدے سے لی گئی -

وجاء من عندالله ومطاع باذن
الله وحكم كحكم الله ومامور
من الله وداعی الی الله منادی
بما اردا الله وموبينة الله وآيت
الله ومو امام آخر الزمان
خليفته الرحمن منادی ينادی
للايمان مبين الحقيقة والشريعة
والرضوان ومو فی جميع عناية
الله تعالی كنبينا صلی الله عليه و سلم
كذا قال ابن سيرين مو افضل
عنو بعض الانبياء ويعدل
نبيا وكذا قال فی كشف
الحقايق دعوته كدعوة النبی
وخوبه كخوب النبی وعلمه كعلم
النبی وحاله كحال النبی وزاته
كذات النبی وصبره كصبر النبی
وتوكله كتوكل النبی وفی

اور آیا اللہ کے پاس سے اور اطاعت کیا گیا
ہے اللہ کے حکم سے اسکا حکم اللہ کے حکم کے مانند ہے
اور مامور من اللہ ہے اور بلانے والا ہے اللہ کی طرف
اور جو کچھ اللہ ارادہ کیا اسکی ندا کرنیوالا ہے اور وہ
اللہ کی بین حجت ہے اور اللہ کا نشان ہے اور وہ آخر زمانہ کا
امام اور اللہ کا خلیفہ ہے اور لمان کیلئے ندا کرنے والا ہے
حقیقت شریعت اور اللہ کی خوشنودی کا بیان
کرنے والا ہے اور وہ اللہ کی تمام بخششوں میں ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ و سلم کے مانند ہے اور اسی طرح
ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ وہ افضل ہے
بعض پیغمبروں سے اور برابر ہوگا ہمارے
نبیؑ کے اور اسی طرح کشف الحقائق میں مذکور ہے
کہ اسکی (مہدیؑ کی) دعوت نبیؑ کی دعوت کے مانند ہے
اور اسکا گروہ نبی کے گروہ کے مانند ہے اور
اسکا علم نبی کے علم کے مانند ہے اور اسکا حال نبی کے
حال کے مانند ہے اوراسکی ذات نبی کی ذات کے مانند ہے اور
اسکا صبر نبی کے صبر کے مانند ہے اور اسکا توکل نبی کے توکل
کے مانند ہے

اکثر صورۃ وسیرۃ کان سواء
لہ وسعد الدین حموی وعزیز نسفی نیز نبی
ومہدی رایکذات داشتہ اند ۔ المقصود از گُردہ
مہدی علیہ السلام ہیچکس نباشد
الاکہ نبی ومہدی رایکذات دانستہ
وبجہت کمال تسویت ہر دو رایکذات
گفتہ ۔ پس وقتیکہ این مدعا
مقبول تمام گُروہ مہدی علیہ السلام است
بلکہ اقرار ازہمہ اہل تفریط وافراط
گُشت کما اخبر سبحانہ و تعالی
ولئن سالتہم من خلق السموات
والارض لیقولن اللہ یعنے از
سخنیکہ ہیچ کس را بیروں شدن ممکن
نیست حجت قطعی واقوی گُشت پس
بواسطہ چنیں اعتقاد کہ احکم المحکمات
ست قل الحمد للہ الذی ہدانا
ہذا وما کنا لنہتدی
لولا ان ہدانا اللہ

سیرت میں نبیؑ کے مماثل ہے اور
سعد الدین حموی اور عزیز نسفی نے بھی
نبیؑ اور مہدیؑ کو ایک ذات رکھا ہے
الحاصل مہدیؑ کے گروہ سے کوئی شخص
نہ ہوگا مگر یہ کہ نبیؑ اور مہدیؑ کو ایکذات
جاننے والا اور کامل برابری کی جہت سے دونو
کو ایک ذات کہنے والا پس جبکہ یہ مدعا
مہدیؑ کے تمام گروہ کا مقبول ہے ۔ بلکہ
تمام اہل تفریط وافراط کا اقرار ہوچکا ہے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اگر پوچھیگا
تو اے محمدؐ ان مشرکوں سے کہ کس نے پیدا کیا
آسمانوں اور زمین کو تو البتہ کہدیں گے کہ اللہ
یعنی جس بات سے کہ کسی کو باہر ہونا ممکن نہیں (وہی بات)
حجت قوی اور قطعی ہوگی پس اسی کے (تسویت)
اعتقاد کے واسطے ہے جو احکم المحکمات ہے
کہدے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے
ہم کو اس کی ہدایت کی اور اگر ہم کو اللہ ہدایت
نہ کرتا تو ہم ہدایت پانے والے نہ ہوتے
تمت

غزل

چوں مساوی مہدی موعودؑ با پیغمبر است — در شریعت در طریقت، در حقیقت رہبر است
این تساوی مثل یک بینائی در دو چشم داں — ہمچناں نسبت کہ دو سوراخ دریک گوہر است
ازشہ خوندمیرؓ وجمہور صحابہؓ ۔ تابعین — نیز اقوال سلف این مدعا را درخور است
در شریعت تسویت رامنع کردن بدعت است — مبتدع در مذہب سنت جماعت ابتر است
باطناً مہدیست متبوع محمدؐ ظاہراً — تابع تام رسول اللہؐ مہدیؑ اظہر است
در شریعت نیز این تابع کم از متبوع نیست — زانکہ اصل ہر دو ازیک معدن ویک جوہر است
ہر کہ گوید خبر حقیقت نیست شرعاً تسویت — نصف را مومن و نصف تسویت را منکر است

ای مصدق این عقیدہ ازدل وجاں گوش دار
منکر تسویت او منکرِ من انکر است